سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشاں

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ سلاہور — ایڈیٹر

پادری ایچ۔ ای وائلی صاحب ایمپرس روڈ۔ لاہور — مینجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زربنام مینجر صاحب نورافشاں ہونا چاہیئے تمام مضامین واشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے دفتر نورافشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۷جون ۱۹۲۷ء | نمبر ۲۴

تنظیم المسیح فی النظم الصحیح

گذشتہ سے پیوستہ

۱۳ آمد ہے کس کی آج کہ سورج سپیدہ دم   نکلا ہے آب وتاب سے کرنیں کئے علم
پشت اپنی آسمان ادب سے کئے ہے خم   گویا رکوع میں ہیں جھکے دونوں ہی بہم
توسیع آسماں جو بصد اشتیاق ہے
تانہ یہ شامیانۂ نیلی رواق ہے

۱۴ آمد ہے کس کی دیدۂ مشتاق ہیں نظر   واپس نہ آئی دیر سے ڈر ہے گئی کدھر
پتھرا نہ جائے مردمک چشم منتظر   جھپکی نہیں پلک سے پلک تا کتی ہو دہ
آنکھوں کی آرزو ہے کہ بچھ جائیں راہ میں
بینائی چاہتی ہے کہ رکھ لوں نگاہ میں

۱۵ آمد ہے کس کی کس کی طرف کھنچ رہے ہیں ہم   کوئی بھی مرغ قبلہ نما سے نہیں ہے کم
کیوں اپنے آپ اپنے اٹھے جاتے ہیں قدم   خاطر اسی خیال کشش پر گئی ہے جم
پہلو سے دل اچھل کے چلا ہے کشاں کشاں
یہ من چلا مچل کے چلا ہے کشاں کشاں

۱۶ آمد ہے کس کی کس طرف ہیں یہ سب رواں   پرّاں ہوائے شوق میں کیا پیر کیا جواں
مثل عقاب تیز پری فارغ از جہاں   سب چاہتے ہیں آگے رہیں خورد اور کلاں
خواہش ہے ہوں نہ دست نگر انتظار کے
ہم پہلے چوم لیں قدم اس شہسوار کے

۱۷ آمد ہے کس کی آج جو چھانٹے گئے شجر   شاخیں ہری بچھائی گئیں کیوں یہ راہ پر
گل فرش ہے چمن کی روش راہ رہگذر   گذریگا اس پہ کون گل یاسمین پر
گلبرگ ریشہ خار نہ ہو جائے آنکھ میں
اور گرد دگل غبار نہ ہوجائے آنکھ میں

۱۸ آمد ہے کس کی کس کے لئے ہے یہ کرّوفر   پھولے نہیں سماتے ہیں جا رہیں کیوں بشر
ملبوس اپنے اپنے بدن سے اُتار کر   جا جم کی جا بچھاتے ہیں کھوں سے راہ پر
اتنے میں غل ہوا کہ سواری وہ آتی ہے
دیکھو جو آرزو تھی ہماری وہ آتی ہے

۱۹ شاہ گدا نواز شہنشاہ بے نیاز   ممتاز آدمی پہ فرشتوں پہ سرفراز
خلاق کردگار ہے رازق وکارساز   معشوق پاکباز ہے محبوب دل نواز
شاہی نشست سبع سموات جس کے ہیں
پاؤں کی چوکی ارض کے طبقات جس کے ہیں

۲۰ کہتے ہیں آفتاب صداقت جسے یہ ہے   زیبا لقب ہے ماحیٔ ظلمت جسے یہ ہے
ٹھہرایا صدر بزم رسالت جسے یہ ہے   نور الہدیٰ ہوا ہے کرامت جسے یہ ہے
ہوشعنا ابن حضرت داؤد کے لئے
داؤد بادشاہ کے مولود کے لئے

۲۱ بچے لئے ہیں ہاتھ میں شاخیں کھجور کی   یا ڈالیاں ہیں یہ شجر کوہ طور کی
اُن کی لچک میں لہر ہے گیسوی حور کی   کیا لاتی ہیں بجا یہ سلامی حضور کی
کیا رنگ ایسا صرف ان اطراف میں نہیں
ایسا ہری تو سبز پری قاف میں نہیں

۲۲ اس بھیڑ میں کہ تھا جو پرستش آپ کا   ایک فرقہ اور بھی تھا جو تھا دشمن آپ کا
تھا اس کے دل میں داغ سیہ بغض آپکا   بھایا نہ ایک آنکھ بھی درشن آپ کا
حاسد فریسیوں کا یہ نامی فریق تھا

نار حسد میں غرق سراپا حریق تھا
۲۳ دل اِن فریسیوں کے حسد سے جو تھے کرخت
ہوشعنا کی صدا ہی ملائم تھی اُن کو سخت
دیکھیں جو شاخیں بکھری ہوئیں اور چھٹے درخت
اور جائے فرش لوگ بچھاتے تھے اپنے رخت
بڑھ کر کہا مسیح سے اُستاد اِن کو روک
کیا کر رہے ہیں پیش یہ رو داد ان کو روک
۲۴ بولے فریسیوں نے جب الزام یہ گڑھا
لکھا ہے کیا کلام میں تم نے نہیں پڑھا
کیوں دیو رنگ سر پہ تمہارے یہ ہے چڑھا
تم اس نوشتہ میں نہیں سکتے گھٹا بڑھا
حیراں ہوں اہلِ عقل۔ یہ معجز نمائی ہے
بچوں کے منہ سے لینی ستائش کرائی ہے

بہادر تائبہ

پھرا سکتا ہے مجھکو کون عیسیٰ کی محبت سے
مرے ہی واسطے جس نے کہ جاں اپنی لٹائی ہے

یورپ کے شہر آگسبرگ میں ایک بت پرست عورت افرا نامی رہتی تھی جو کہ بڑی بدچلن اور اس تمام شہر کے نوجوانوں کا چال چلن بگاڑنے والی تھی۔ خدا کے فضل سے وہ کسی طرح سے مسیحی تعلیم سے واقف ہو کر کلیسیا میں شامل ہوئی اور اپنے نفرتی کاموں کو ترک کر کے دیندارانہ اور تائبانہ زندگی بسر کرنے لگی اور مظلوم مسیحیوں کی خدمت اور مدد میں رات دن سرگرمی سے مصروف رہی۔ ڈایوکلیشن قیصر کے ظلم عام کے وقت جبکہ ہر طبقہ کے بے شمار مسیحی اپنے ایمان کے اقرار کے باعث مختلف عذابوں سے شہید کئے جاتے تھے۔ افرا بھی گرفتار ہو کر گیوسی حاکم کے سامنے لائی گئی۔ حاکم نے اس سے کہا کہ "ہمارے معبودوں کو قربانی چڑھا۔ کیونکہ ایذا میں رہنے سے زندہ رہنا اچھا ہے۔" افرا نے جواب دیا "میرے گناہ جو میں نے سچے خدا کے جاننے سے پیشتر کئے ہیں کچھ کم نہیں ہیں۔ اسلئے اب میں تیرے حکم کی تعمیل نہیں کر سکتی۔ میں ایسا کبھی نہیں کرونگی۔ کیونکہ یہ ایک تہمت توہین میرے خداوند کے واسطے ہوگی۔" جب حاکم نے اُسے بتخانہ میں جانے کا حکم دیا۔ تو اُس نے بڑی دلیری سے کہا۔ "میرا معبد تو یسوع مسیح ہے۔ جسکو میں ہمیشہ اپنی نظر کے سامنے رکھتی اور جس کے سامنے میں ہر روز اپنے گذشتہ گناہوں کا اقرار کرتی ہوں۔ میں اُس کی خاطر ہر طرح کی ایذا خوشی سے برداشت کرنے کو تیار ہوں۔" گیوسی نے کہا کہ "تو اپنی بدکار زندگی کی وجہ سے مسیحیوں کے خدا سے کوئی اُمید نہیں کر سکتی۔ آ ہمارے معبودوں کی پرستش کر اور خوشی سے اپنی زندگی گذران۔" اُس نے جواب دیا کہ "میرے خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ میں آسمان پر سے اسی لئے آیا ہوں کہ گنہگاروں کو بچاؤں۔ ہم انجیل میں پڑھتے ہیں کہ ایک گنہگار عورت نے یسوع مسیح میرے خداوند کے پاؤں کو آنسوؤں سے دھو کر اُس سے اپنے گناہوں کی معافی حاصل کی۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ یسوع مسیح نے نہ کبھی گنہگاروں اور نہ کبھی محصول لینے والوں کو اپنے پاس سے دور کیا۔ بلکہ خوشی سے اُن سے ہمکلام ہوا اور اُن کے ساتھ کھایا پیا۔ اور اُن کو کامل معافی دی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اُس نے مجھ بدکار کو بھی معاف کیا اور اب مجھے اُس کی پیروی کرنی ضرور ہے۔ اب سے میں اُس کی باندی ہوں اور وہ میرا آقا ہے اور میں بڑے فخر سے یہ کہتی ہوں کہ

دل لے لیا ہے میرا یسوع نے جگ میں آ کے
فدیہ دیا ہے میرا اپنا لہو بہا کے" (عطارد)

گیوسی نے کہا "تیرا یہ خیال باطل ہے۔ یسوع مسیح تجھ کو اپنے قابل خیال نہیں کرتا۔ وہ تجھ سے کچھ مطلب نہیں رکھتا ہے۔ ایک بدکار مسیحی کہلائی نہیں جا سکتی۔" افرا نے جواب دیا۔ "سچ ہے میں یہ نام پانے کے قابل نہیں ہوں۔ مگر میرے خداوند نے جو آدمیوں کو اُن کی خوبیوں کے سبب سے نہیں بلکہ اپنی مہربانی کے باعث پسند کرتا ہے مجھ کو قبول کر کے اپنی جماعت میں شریک کیا ہے۔" گیوسی نے کہا "تو کس طرح جانتی ہے کہ تیرے ساتھ اُس نے یہ مہربانی کی ہے؟" افرا نے کہا "میں جانتی ہوں کہ خدا نے مجھے نہیں چھوڑا ہے۔ کیونکہ اُس نے مجھے اپنے مقدس نام کے اقرار کرنے کا فضل بخشا۔ اور وہ مجھے یقین دلاتا ہے کہ میں نے اپنے سارے گناہوں کی معافی حاصل کر لی۔" گیوسی نے کہا "میرا وقت تجھ سے بحث کرنے میں بے فائدہ ضائع ہو رہا ہے۔ یا تو تو ہمارے معبودوں کو قربانی چڑھا یا میں تجھ کو موت کی سزا دونگا۔" افرا نے جواب میں اُس سے کہا "بس میں یہی چاہتی ہوں۔ کیونکہ اس سے مجھ کو ابدی آرام ملیگا۔" تب حاکم نے کہا کہ "افرا فاحشہ جس نے اپنے کو مسیحی ظاہر کیا اور ہمارے معبودوں کو قربانی دینے سے انکار کیا ہے زندہ جلائی جائے۔" سوداگروں نے اُسکو مقررہ جگہ پر جا کر لکڑی سے باندھا اور چتا پر رکھ کر اُس میں آگ لگا دی اور وہ دعا کرتی اور یہ الفاظ کہتی ہوئی اپنے آسمانی وطن میں جا پہنچی۔ کہ

اے حقیقی نور تجھ سے دل منور ہے مرا
اب مجھے کنج لحد سے خوف تنہائی نہیں

اے گنہگار! اگر تو بھی تائب ہو کر مسیح کے پاس آئے تو وہ تیرے بے شمار گناہوں کو بھی معاف کرنے اور تجھے نئی زندگی بسر کرنے کی طاقت دینے کو تیار ہے۔ آ اور گناہ کے مرض سے شفا پا۔

راقم (مسز) کے خیر اللہ۔ کلارک آباد

غزل

دنیا میں بڑا ہوگا ایک دربار تمہارا
پرچم خوب لہرائیگا سرکار تمہارا
آئینگے آپ جب یہاں کرنے کو عدالت
ہوگا حکم صادر شہا اقرار تمہارا
ابدی خوشی کا خاص وہ حقدار بنیگا
جس نے کیا مسیح یہاں اقرار تمہارا
جب بادلوں پہ آپ کی آئیگی سواری
کل بھی مسیح ہوگا علم بردار تمہارا



نورافشاں

مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۲۷ء

تنظیم المسیح فی النظم الصحیح

مصنفہ

ہمارے نازک خیال شاعر منشی کیدار ناتھ منت صاحب

ہم تنظیم المسیح پر پیشتر بھی مختصر نوٹ سپرد قلم کر چکے ہیں۔ اس وقت اس بے مثال نظم کا صرف ایک حصہ ہی موصول ہوا تھا۔ لیکن آج پورا مسدس ہماری تحویل میں ہے۔ اس وجہ سے ہم نے اس نظم اور اس کے فاضل مصنف کی بابت حسب ذیل گذارش کرنے کی مزید ضرورت محسوس ہوئی ناظرین کرام سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ہماری ذیل کی التماس پر بھی غور و فکر فرمائینگے۔ مدیر

بیاد دوستاں بیہردں مجھے ہچکی لگ آئی ہر
کہیں مذکور حب ہوتا ہے کچھ گذرے فسانوں کا

ہمیں جناب منشی کیدارناتھ منت صاحب کی ملاقات کا سنہ ۱۸۸۹ء سے شرف حاصل ہے۔ تین سال تک متواتر ہم مدرسہ علم الٰہی سہارنپور میں اکٹھے تعلیم پاتے رہے ہیں۔ آپ خدمت کے میدان میں خادم سے ایک سال سینئر ہیں۔ آپ سہارنپور میں بال بچے دار تھے اور خادم سے قریب دس بارہ سال بڑے ہونگے۔ ۱۸۹۲ء سے آپ سہارنپور علم الٰہی کے مدرسہ کا کورس ختم کر کے صوبہ یو پی میں مسیحی خدمت کرتے رہے۔ اس وقت سے ۱۹۲۱ء تک خادم کو آپ کے حالات کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ لیکن جب خادم سنہ مذکور میں نورافشاں کی خدمت کے لئے لاہور آیا تو اس وقت سے تاحال آنجناب کے کچھ کچھ حالات سے آگاہی ہوتی رہی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کسی نہ کسی وجہ سے سنہ ۱۹۱۵ء سے تاحال آپ زمانہ کی نیرنگیوں سے نالاں ہی رہے ہیں ہمیں آپ کی بابت ایسا ہی معلوم ہوتا رہا ہے کہ آپ انسانی زندگی کی جملہ خوشحالیوں کو پیچھے چھوڑ کر گرداب بلا میں ہی مبتلا ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کے تلخ تجربوں کا گو کسی تحریر میں تو کبھی بیان نہیں کیا۔ مگر بعض چھوٹے نوٹوں جو وقتاً فوقتاً خادم کو لکھے مخالف زمانہ کی سرد مہریوں پر ضرور اشارے کئے ہیں۔ جس پر کسی اُستاد فن کا یہ شعر موزوں ہوتا ہُوا ہمیں بھی نظر آتا تھا کہ ؎

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انساں سے

بلاشک ہماری ایک مدت سے ملاقات نہیں ہوئی۔ زمانہ کے تھپیڑوں نے ہمارے حلیے بگاڑ چھوڑے ہیں۔ اگر اچانک ہم ایک دوسرے کے مقابل آکھڑے ہوں تو شاید ہی ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔ تو بھی خادم کے ذہن میں آپ کی سہارنپوری تصویر موجود ہے۔ آپ کشادہ پیشانی۔ تیکھا ناک۔ اُبھرے ہوئے ابرو اور رخسارے۔ پتلے لب۔ ہلکی ڈاڑھی۔ چست و چالاک بدن۔ عینک پوش آنکھیں تیکھیں اور تیز نظر۔ رنگ گندمی۔ قد.... چھ فٹ کے قریب۔ چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ اور بشاشت طبیعت میں چلبلا پن۔ خوش خلق و خوش خو۔ اور سادہ دل کا میلان۔ دوستوں اور ہمنشینوں سے چھیڑ چھاڑ اور نوک جھونک کا سودا۔ ذہن و فہم میں تیزی شعر و سخن سے دلچسپی۔ یہ تمام باتیں خادم کو اب تک یاد ہیں۔ مگر اب کہنا پڑتا ہے کہ ؎

نہ وہ دن رہے نہ ہوا ہی نہ وہ گل رہے نہ بہار ہے
گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں اپنے دل کو قرار ہے

پیارے منت اس وقت کسے خیال تھا کہ آپ جیسی روشن دماغ ہستیاں زمانہ کے تغیرات و تبدلات سے اس قدر عاجز اور درماندہ ہو جائینگی کہ جینا بھرنا دشوار ہو جائیگا۔ کسی وقت نان شبینہ کی فکر بھی دامنگیر ہو جائیگی۔ دوست و آشنا بھی بے رخی دکھائینگے۔ شہرت و ناموری کے آسمان پر چمکنے کے بجائے گمنامی کی گرد و غبار میں پناہ پائینگے۔ اور اس قدر زمانہ کے رگڑوں سے لاچار ہو جائینگے کہ اپنا بوجھ اُٹھانا بھی محال ہو جائیگا۔ مگر اس پر بھی ہم خدا کا شکر کرتے ہوئے یہ کہنے سے ہرگز رک نہیں سکتے کہ زندگی جینے کا جو لُطف آپ نے اُٹھایا ہے وہ کسی خدا پرست انسان کے لئے ناشکری کا باعث نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اپنی زندگی کے مصائب کو جس طرح خداوند کی مدح سرائی میں کاٹا ہے وہ آپ کے جملہ مصائب کی تلخی کو مٹانے کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ صلیب برداری میں انسان کا گرنا ایسا ہی لازمی ہے جیسا کہ اس کا پھر اُٹھنا۔ وہ جو صلیب برداری میں گرتا نہیں ہمیں اُسکی بابت ہمیشہ یہ شبہ رہتا ہے۔ کہ وہ صلیب بردار نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں آپ کے لئے خدا کا اس لئے شکر کرنا ہے کہ آپ اپنے جملہ مصائب میں خداوند یسوع مسیح کے ایسے مداح و شاہد رہے ہیں کہ ہماری عقل و فکر دنگ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آباد نے ذیل کا شعر آپ ہی کی تعریف میں موزوں کیا تھا۔ آپ فرما گئے ہیں کہ ؎

اُس کو یارب ہو جنوں پاؤں میں زنجیر پڑے
جو تیری زلف کے سودے میں گرفتار نہ ہو

گو آپ مسیحی شعراء میں ضعیف العمر ہونگے۔ قوای ذہنی تقاضائی عمر کے اعتبار سے کمزور ہونگی۔ جوان مسیحی شعراء آپ کی بابت تجدد کا کچھ سوچتے ہونگے۔ لیکن ہم آپ کو یقین دلا سکتے ہیں کہ جناب کے تازہ مسدس میں آپ کی جو ذہنی نمائش ہوئی ہے۔ آپ کے تخیل کا جو بلند پروازی ظاہر ہوئی ہے جو معمولی الفاظ میں معانی کی کثرت و موزونیت کا اظہار ہوا ہے۔ جوش و جذبات اور مسیحی معانی و مطالب کی منتقلی۔ اس سیاد خط مسدس میں جو رعد و برق کی جھلک پیدا کر کے دکھائی گئی ہے۔ وہ لاریب ہر ایک سمجھدار جوان شاعر کی آنکھوں میں چکاچوند پیدا کرنے کو کافی ہے۔ ہم بغیر مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا مسدس جو ۵۵ بندوں کا

مجموعہ ہے۔ اُردو زبان کا بہترین نمونہ ہونے کے ساتھ مسیحی نظم کی لاثانی مثال ہے۔ جو ہر ایک مسیحی کے لوح دل پر کندہ ہونے اور کتابی صورت میں آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہے۔ ہم اس بے نظیر مسدس کے لئے صدق دل سے جناب کو مبارکبادی کا ہدیہ پیش کرتے ہیں ؎

ہم خدا آسرا تنظیم المسیح کو مسیحی پبلک کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

اس گوہر نایاب کے قدر دانوں کو تبلاتے ہیں کہ حضرت منت نور افشاں کا دیرینہ خادم۔ اس قدر تہی دست اور عاجز و درماندہ ہو گئے ہیں کہ وہ تنظیم المسیح فی النظم الفصیح جیسی نظم کو کتابی صورت میں طبع کرانے کے اخراجات نہیں اُٹھا سکتے ہیں۔ یہ قیمتی مسدس بھی ہمارے پاس بیرنگ کر کے ہی بھیجا تھا۔ جسے ہم نے آپ کا خط سمجھا کر لیا تھا۔ ورنہ اگر ہم اسے واپس کر دیتے تو نا معلوم اس کی کیا گت بنتی۔ ایسے حال میں ہم حضرت واعظ جیسے بزرگ قدر دانوں سے اور نور افشاں کے جملہ خریداروں سے یہ التماس کرنے کے لئے مجبور ہیں کہ وہ اپنی امداد کے ہاتھ حضرت منت کی طرف بڑھائیں کہ وہ چندے سے تنظیم المسیح کو طبع کر کے جناب منت کے نام سے شائع فرما دیں کہ اس کی فروختگی سے آپ تھوڑا بہت فائدہ اُٹھا سکیں۔ اگر کسی صاحب کو عذر نہ ہو تو حضرت واعظ صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تنظیم المسیح کے لئے چندہ کریں اور ایک اپیل شائع فرمائیں کہ حضرت منت کی نظم مذکور کو شائع کرنے کے لئے قدردان اصحاب آپ کو حسب توفیق چندہ بھیجیں۔ بھجی فی اللہ شریف نجم الدین صاحب ایڈیٹر قاصد لاہور اور مسٹر موسیٰ خاں صاحب اس کار خیر میں بزرگ واعظ صاحب کے معاون ہوں اور اس کی طبع کے اخراجات کا تخمینہ کر کے بزرگ واعظ صاحب کو تحریر فرمائیں کہ اس نظم کی طباعت پر اس قدر خرچ آئیگا۔ اور اگر حسب ضرورت چندہ جمع ہو جائے تو مسٹر شریف نجم الدین و مسٹر موسیٰ خاں ہی اس کی طباعت کا انتظام فرمائیں۔ ہم بھی حسب توفیق اس کار خیر میں چندہ دینے کو تیار ہیں۔

جب تک کافی چندہ فراہم نہ ہو تب تک

تنظیم المسیح مصنفہ منشی کیدار ناتھ منت صاحب نور افشاں کے کالموں میں شائع ہوتی رہیگی۔ چونکہ حضرت منت نے اصل مسودہ رننگ ہینڈ سے لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے پڑھنے اور لکھنے میں دشواری ہو لیکن اس مشکل کو رفع کرنے کے لئے ہم حضرت منت سے منت کرتے ہیں کہ آپ نور افشاں میں جو کتابت کی غلطیاں دیکھیں اُنکی فہرست بنا کر ہمارے پاس ضرور بھیجیں تا کہ جب آپ کی نظم کی کتابی کتابت ہو تو ان غلطیوں کی اصلاح کی جا سکے۔ ہر علم دوست مسیحی اصحاب سے قوی امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری گذارش ما فوق پر ضرور غور فرمائینگے۔

کلیسیا کی موجودہ مشکلات اور اُن کا حل

ہم ناظرین کرام سے جناب پادری آر۔ رفیع صاحب کا تعارف کراتے ہیں۔ ذیل کا بیان آپ کی کلیسیائی خیر اندیشی اور فکر مندی کی کافی ضمانت ہے۔ ہم آگے کو بھی اسی قسم کے پر جناب کے خیالات کی اشاعت کے ذمہ وار ہیں۔ ایڈیٹر

اثر کچھ خواب کا باقی ہے غنچوں میں تو اے بلبل
نوا را تلخ ترمے زن چوں ذوق نغمہ کم یابی

رسولوں کے اعمال کی کتاب میں ہم اپنی کلیسیا کو سرسبز و بارور ہوا دیکھتے ہیں۔ فارغ البالی و ترقی کی راہیں ہر طرف کھلی ہیں۔ جس کا سبب باہمی محبت و پیار ہے جیسا کہ اعمال ۴: ۳۲ میں مرقوم ہے۔

ایمانداروں کی جماعت ایک دل و ایک جان تھی۔ پاک کلام کی اشاعت میں کوئی چیز سنگ راہ نہ تھی۔ حنانیاہ اور سفیرہ نے جب دھوکے کا بازار گرم کرنا چاہا تو مقدس پطرس رسول نے ہر دو کو قرار واقعی سزا دی۔ اور اس طرح سے وہ اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور ان کے بد اثر سے کلیسیا امان میں رہی جب کلیسیا کی دنیاوی ضروریات میں وسعت ہو گئی تو سات اشخاص ان دنیاوی ضروریات کے دفعیہ کے لئے متعین کئے گئے۔ تا کہ کلام پھیلانے والے اپنے کام میں بغیر فکر و تشویش کے سرگرم ہو گئے اور دنیاوی معاملات کی طرف سے بالکل لاپرواہ۔ کلیسیا کا انتظام اس طرح سے انتظامی حیثیت میں لاجواب تھا۔

آجکل ہندوستان میں مقامی کلیسیاؤں کی بڑھتی ہوئی تعداد کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ آئے دن جوق در جوق لوگ اس دین کو بسرعت قبول کر رہے ہیں۔ ان نو واردان دین مسیحی میں سے اگر میں غلطی نہیں کرتا ہوں تو کم از کم نوے فیصدی کم علم و ناخواندہ ہونے کے علاوہ نادار و مفلس ہیں۔ جنکی تمدنی اور اخلاقی حالت بہت کچھ قابل اصلاح ہے۔ یہ سطور حوالہ قلم کرتے وقت جھنگ بار۔ سندھ اور اس جگہ کی کلیسیاؤں کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ہم اس افزائش کی ترقی کو دیکھتے ہوئے ان صاحبان کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ جنکی کوششوں نے ان بھولے بھٹکوں کو سیدھی راہ پر لا کر مسیح کے قدموں پر جان و دل نثار کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ مگر ساتھ ہی ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس ڈائسس کی مقامی کلیسیائیں اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ جو ان پر روز بروز عائد ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یروشلم کی کلیسیا کے اخلاق و محبت اور سخاوت کی داد دینے سے زبان عاجز ہے۔ یہی وہ اعلےٰ خوبیاں تھیں جنکی وجہ سے ان میں غیر اقوام کے مریدوں کو جذب کرنے کی ایک نہایت اعلےٰ طاقت موجود تھی۔ اگر موجودہ مقامی کلیسیائیں اپنی من مانی مرادوں کے سرانجام دینے میں مشغول ہو گئیں تو اندیشہ ہے کہ کہیں اس پاک مقصد کو ہاتھ سے کھو کر برباد نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ۔ ع

ایں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

اس وقت جبکہ ہندو مسلم لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں اور اپنے مذہب کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ تو ہمیں کس قدر خدا کی روح کی ہدایت سے اس خدمت کو دانائی سے کرنا چاہئے۔ سب سے مقدم ہمیں اس میں محبت کی سخت ضرورت ہے۔ ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی کے



حالات کیسے ہی مختلف کیوں نہ ہوں۔ لیکن مسیح خداوند ہم سب کے لئے یکساں و برابر ہے۔

دلاور خاں ایک بہادر ڈاکو تھا۔ وہ انگریزوں کا جانی دشمن تھا۔ لیکن مسیحیت میں شامل ہونے سے وہ اپنے دشمنوں کا ایک وفادار دوست بن گیا۔ یہاں تک کہ اُن کی خاطر اپنی جان پر کھیلنے سے بھی دریغ نہ کیا اپنے پولیٹیکل و قومیت کے اختلافات کو یک قلم نظر انداز کر کے یک جان و دو قالب ہو کر اس کو شکست فاش دی یہ محض دنیاوی اقتدار کے لئے تھا۔ کیا ہم اپنے اندرونی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مسیحی خدمت کے لئے ایک دل و ایک جان نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم اس حقیقت سے آشنا ہو کر میدان عمل میں نکل آئیں تو میں وثوق سے کہتا ہوں کہ ہماری اس روش کا غیر مسیحیوں پر ایک گہرا اثر پڑیگا۔ اور اس طور پر ہم ان کے اخلاق و اطوار سنوارنے میں ایک نمایاں کامیابی حاصل کرینگے۔

تمدنی و اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے جہالت سے برسر پیکار رہنا ضروری ہے۔ اس معاملے میں کلیسیا کو مادری کلیسیا کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ لیکن سخاوت سے کام لینا چاہئے۔ تاکہ تعلیمی اور دستکاری کے مدارس کثرت سے کھولے جاویں جہاں نوادر و اپنی دینی مسیحی تعلیم حاصل کرکے تمدنی و اقتصادی ضروریات سے عہدہ برا ہو سکیں۔

آخر میں مسیحی بھائیوں اور بہنوں کی توجہ بشپ صاحب کی اپیل کی طرف جو کہ ڈایسیسن میگزین بابت ماہ مئی میں درج ہے مبذول کراتا ہوں۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ اپنے بچوں کو اسکول میں داخل کرائیں اور نیز خود والدین بھی تعلیم حاصل کرنے کی جستجو کریں۔ "میں تمہارا بھائی باپ ہو کر زور دے کر کہتا ہوں کہ آپ اپنی اولاد کی خاطر اور مسیحی کلیسیا کی خاطر ضرور ایسا کریں"۔

خادم۔ آر۔ یو۔ رفیع۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ادھا کتھا جاتے ہوئے پنڈت مالویہ جی مہاتما گاندھی کیساتھ منگلور میں ملاقات کرینگے (دیکھئے اترم)

ہم کس طرف ہوں؟

پیارے اور بزرگ پادری صاحب آداب۔

میں نے آپ کا نوٹ بعنوان "ہم کس طرف ہوں؟" مطبوعہ نور افشاں مورخہ ۱۰ جون ۱۹۲۷ء پڑھا۔ میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ

مسیحی جس نے مسیح سے زندگی حاصل کی ہے وہ نہ صرف ہندوؤں اور مسلمانوں بلکہ تمام بنی آدم کے ساتھ صرف اُن کی بہتری۔ بھلائی اور نجات کے لئے میل ملاپ رکھ سکتا ہے مگر اُن کی جماعت کا ممبر یا شریک نہیں ہو سکتا میرا یقین ہے کہ مسیحیت حقیقت میں عقیدے عقائد کی چیز نہیں ہے۔ وہ زندگی ہے جو خداوند یسوع مسیح کے ساتھ زندہ رشتہ اور تعلق پیدا کرنے سے ملتی ہے اور چونکہ وہ زندگی آلہی اور آسمانی ہے اس لئے یسوع مسیح کی روح ہماری روح کو زندہ کر کے یسوع مسیح کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔ اس زندگی کو پاکر کوئی شخص مردوں کے ساتھ تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اُن کے ساتھ شراکت نہیں رکھ سکتا۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کا اس قول میں کہ "اسلام میں مسیحیت کا سب کچھ موجود ہے" کہاں تک صداقت ہے۔ یسوع مسیح اس دنیا میں زندگی دینے کے لئے آیا۔ اُس کے سوائے آسمان کے نیچے زمین پر کوئی ایسا نہیں ہوا جس نے وہ زندگی جو یسوع مسیح گنہگار روح میں ڈال کر اس کو نیا مخلوق بنا دیتا ہے دینے کا دعوے کیا ہو اور اُس کو پورا بھی کر دکھلایا ہو۔ یہ زندگی جو یسوع مسیح کے ساتھ رشتہ پیدا ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے تعلق سے بڑھتی بھی رہتی ہے مسیحی کو یا مسیحیوں کو تمام بنی آدم سے اس طرح سے الگ کر دیتی ہے جس طرح سے زندہ کو مردوں سے میرے خیال میں اسلام میں خواہ مسیحیت کی ظاہری باتیں ہوں مگر اس زندگی کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا جو مسیح نے ہم سے بعضوں کے اندر پیدا کی ہے اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے سے بڑھتی جاتی ہے۔

میری رائے میں آپ کے سوال کی سچے مسیحیوں کے لئے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اُن کو تو بقول پولوس کے کوئی چیز مسیح سے جدا نہیں کر سکتی۔ مگر جنہوں نے مسیح سے زندگی نہیں پائی ہے وہ خواہ اپنے تئیں ہندو مسیحی کہیں یا مسلم مسیحی کہیں کچھ فرق نہیں۔

اس امر میں میرا اپنا حال تو یہ ہو چکا ہے کہ مسیح میرے لئے سب کچھ اور جو کچھ مجھے مسیح میں حاصل ہوا اور ہو رہا ہے وہ نہ تو اسلام میں ہے اور نہ ہندو ازم یا کسی اور ازم میں ہے۔ سچے مسیحی کی زندگی فیصلہ شدہ ہو جاتی ہے اور اُس کے سامنے یہ سوال ہی نہیں اُٹھ سکتا کہ "میں کس طرف ہوں؟" دنیا اس کے لئے مصلوب ہو جاتی ہے اور وہ دنیا کے لئے۔

کاشکہ وہ سب جو خداوند یسوع کے کہلاتے ہیں۔ اُس زندگی کو حاصل کریں اور کثرت کے ساتھ حاصل کریں جو یسوع مسیح دینے کے لئے آیا۔ کیونکہ اس زندگی کے آنے سے ہی وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے اوپر رہینگے۔ اور آسمان کے باشندے اور مقدسوں کے ہم شہری بن جائینگے۔ اور ان کو اس دنیا پر اس سوال کے اُٹھانے کی ضرورت ہی نہ ہوگی کہ "ہم کس طرف ہوں؟"

تابعدار۔ پریم داس

چرچ مشن ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا مبارک نتیجہ

اس سے بہتر نتیجہ کیا ہو سکتا ہے!

کہ چرچ مشن ہائی سکول ڈیرہ اسماعیل خاں کا نتیجہ امتحان انٹرینس امسال سو فیصدی رہا۔ سال سابقہ میں ۹۲ فیصدی رہا تھا۔ ہم اُن سب اُستادوں کو جن کا تعلق دسویں جماعت سے ہے اور ہیڈ ماسٹر صاحب اور پرنسپل صاحب بہادر کو ایسے شاندار نتیجہ کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خدائے جل جلالہ کا شکر ادا کرتے ہیں جس کے فضل و کرم سے یہ ثمرہ حاصل ہوا اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اسی طرح اپنا فضل دائم قائم رکھے۔

تصدیق کتب مقدسہ

گذشتہ سے پیوستہ

کتب مقدسہ میں کئی صحیفے ایسے بھی ہیں کہ آج تک اُن کے مؤلفین کا پتہ نہیں لگا کہ اُن کے لکھنے والے کون تھے۔ مگر جب اُن کی صحت پر اور اُن کے الہامی ہونے پر بزرگانِ دین کا اجماع ہو چکا ہے اس لئے اُن کو مستند کتب مقدسہ میں داخل کر دیا گیا ہے۔ مثلاً عہد جدید میں عبرانیوں کے خط کے لکھنے والا معلوم نہیں کہ کون تھا اور چوتھی انجیل پر بھی بہت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ مگر ظن غالب یہی ہے کہ اس کا مصنف یوحنا رسول تھا اور عہد قدیم میں قاضیوں کی کتاب اور سلاطین کی کتابیں اور تواریخ کی کتابیں بھی اس قسم کی ہیں کہ اُن کے مؤلفین کا پتہ بالکل معلوم نہیں ہے کہ وہ کون تھے۔ اور عہد قدیم کی کتابوں میں بعض کتابیں ایسی بھی ہیں کہ ان میں شروع سے لیکر آخر تک دیکھا جائے تو کوئی ایک فقرہ بھی ایسا نہیں ملتا جسکو نجات کا کام کرنے کی تعلیم سے کوئی تعلق ہو۔ جیسی غزل الغزلات اور آستر کی کتاب ہے مگر یہ امر یقینی ہے کہ بنی اسرائیل میں انبیا کثرت سے ہوئے ہیں۔ جو اسی توریت کے ذریعہ ساری قوم پر حکم کیا کرتے تھے۔ سب سے بڑی دلیل قرآن شریف نے بھی پیش کی ہے جیسے آگے نقل کرکے دکھلائی جائیگی چونکہ اُن انبیاء نے جو مؤید روح القدس تھے اُن کے ساتھ اتفاق کیا اور اُن کو الہامی کتابوں میں داخل رکھا تو اب کسی تنقید کرنے والے کی کلام جو انبیاء کے اجماع کے خلاف ہو در سماعت کے قابل نہیں ہو سکتی ہے۔

مسلم علماء کو قرآن شریف کے وحی ہونے کا طریق بخوبی معلوم ہے اور اُن کو یقین ہے کہ قرآن شریف کا ہر ایک لفظ بعینہ منزل من اللہ ہے۔ جب وہ عہد جدید اور عہد عتیق کی کتابوں کو دیکھتے ہیں کہ اُن کا طرز بیان قرآن شریف سے ملتا ہوا نہیں ہے اور اُن کا ہر ایک لفظ وحی متلو نہیں ہے تو اُن کے دل میں قدرتی طور پر یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ خدا تو ایک ہے اور آسمانی ہدایت کے بھیجنے سے ساری آسمانی کتابوں کی غرض بھی ایک ہے۔ پھر اُن کے نزول میں تفاوت ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ بعد میں ان کتابوں میں انسانی تصرف کو دخل ہوا ہو اور اس طرح سے یہ کتابیں بعد میں محرف ہوگئی ہوں۔ لیکن جو لوگ تعصب اور بیجا طرفداری کے خیالات سے اپنے دماغوں کو خالی کرکے ان کتابوں کا اور ان کی تفسیروں کا مطالعہ کرتے ہیں وہ اس بات کو بسہولت سمجھ سکتے ہیں کہ گو قرآن شریف اور پہلی کتب مقدسہ کے طریق نزول میں آتا بہت اختلاف ہے مگر نجات کے لئے ہدایت کرنے کے واسطے یہ ساری کتابیں انسان کو مدد دیتی ہیں۔ اس لئے اُن کے آسمانی ہدایت ہونے میں اشتباہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ علاوہ اس کے کلام الٰہی کے ساتھ تواریخی واقعات کا لکھنا بنی اسرائیل کی آسمانی ہدایت کے سمجھنے کے لئے نہایت ضروری تھا۔ اس لئے اُن کے مقدس لوگوں نے تاریخی واقعات بہت لکھے ہیں اور پھر ان تاریخی واقعات کو بعد کے مقدس لوگ صحیح تسلیم کرتے چلے آئے اس لئے اُن کے مستند ہونے کا کافی ثبوت مل گیا ہے۔ قرآن شریف نے ان کتب مقدسہ کے الہامی اور غیر محرف ہونے کا ثبوت لکھا ہے اور وہ ثبوت نہایت معقول ہے۔ جیسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

یہ یہود کس لئے تجھ کو حکم بناتے ہیں۔ اُن کے پاس تو توریت موجود ہے۔ اس میں اللہ کا حکم درج ہے۔ پھر وہ جو توریت کے حکم سے روگردانی کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ توریت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ہم نے توریت نازل کی ہے اس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ کے فرمانبردار نبیا راسی توریت سے یہود پر حکم کیا کرتے تھے اور ربانی لوگ اور احبار بھی اسی توریت کے موافق یہود کو ہدایت کیا کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالے نے ان کو (انبیاء ربانی۔ احبار کو) توریت کا محافظ مقرر کیا تھا۔ پس اے یہود تم لوگوں سے نہ ڈرا کرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرا کرو۔ اور میری آیتوں کو دنیا کے بدلے فروخت نہ کیا کرو۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم پر نہ چلیں وہ کافر ہیں ..... پھر ہم نے اُن کے بعد عیسےٰ ابن مریم کو بھیجا جس نے اپنے سے پہلی کتابوں کی (توریت کی) تصدیق کی تھی اور ہم نے اُسکو انجیل دی تھی جس میں ہدایت اور نور ہے اور پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتی ہے اور متقی لوگوں کے لئے وعظ ہے۔ اہل انجیل یعنی نصاریٰ کو چاہئے کہ انجیل کے احکام پر عمل کیا کریں جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی ہدایت پر عمل نہیں کرتے وہ فاسق ہیں۔

اور ہم نے تجھ پر وہ کتاب حق نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان پر شاہد ہے۔ تو اُس میں نازل کی ہوئی ہدایت پر عمل کیا کر۔ اور حق کو چھوڑ کر ان کی سوا نفسانی کے پیچھے نہ لگا کر۔ ہم نے تم تینوں امتوں کو علیحدہ علیحدہ شریعتیں بخشی ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو تم سبھوں کو ایک ہی شریعت پر کر دیتا۔ لیکن وہ تمہارا امتحان کرتا ہے کہ تم اپنی اپنی شریعتوں پر کیسا چلتے ہو۔ تم کو بھلائی کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانیکی کوشش کرنی چاہئے۔ تم سبھوں نے اللہ کی طرف ہی جانا ہے۔ پھر وہ تمہارے اختلاف کا فیصلہ کریگا۔ ۵۔ ۴۷ تا ۵۳۔

اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں تینوں کتب مقدسہ کی تصدیق کی ہے اور قرآن شریف سے پہلی کتب مقدسہ کی آسمانی اور غیر محرف ہونے کی نہایت معقول دلیل بیان کر دی ہے جس کے پڑھنے سے کوئی حق پسند شخص تینوں کتابوں میں سے کسی کی صحت اور الہامیت پر شک نہیں کر سکتا ہے۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اے مومنو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اللہ نے اس رسول پر نازل کی ہے ایمان لاؤ۔ اور جو کتابیں اُس سے پہلے نازل ہوئی ہیں ان پر بھی ایمان لاؤ۔ اور جو شخص اللہ سے اور اُس کے رسولوں سے اور اس کی کتابوں سے اور قیامت کے دن سے انکار کریگا وہ سخت گمراہی میں پڑ گیا۔ ۴-۱۳۵- جن کتابوں کا اور جن انبیاء کا اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں ایسے صاف طور پر بیان کر دیا ہے۔ کہ اُن کے مشخص ہونے میں کوئی اشتباہ نہیں رہا۔ اُن سے انکار کرنا نہایت کفر ہے۔ اسی طرح سے اللہ تعالےٰ نے توریت اور انجیل کا ذکر ایسے مشرح طور پر کر دیا ہے کہ اُن کتابوں کی شناخت میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا اُن کو محرف کہہ دینا یا اُن سے انکار کرنا نہایت بے انصافی ہے اور انبیاء کے انکار کی برابر گناہ ہے۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ نزول قرآن کے زمانہ میں جو توریت وانجیل یہود ونصاریٰ کے پاس تھیں۔ قرآن شریف اُن کی صحت کی شہادت دیتا ہے مگر بعد میں جو تصرف ان کتابوں میں کیا گیا ہے اُس کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ مگر یہ خیال بالکل نامعقول ہے کیونکہ نزول قرآن شریف کے زمانہ میں یہود ونصاریٰ ساری دنیا میں مختلف ملکوں میں منتشر ہو چکے تھے۔ اس لئے اُس وقت سے تحریف کرنی ناممکن ہو گئی تھی۔ کیونکہ اول تو سارے یہود نے کسی ایک یہودی جماعت کو اپنا امام مقرر نہیں کر لیا تھا کہ جو تحریف وہ کرے ساری دنیا کے یہودی وہی اصلاح اپنی کتاب میں کر لیا کریں۔ علاوہ اس کے کوئی تار برقی بھی ساری دنیا کے یہود کی جماعتوں میں لگی ہوئی نہیں تھی۔ جس کے ذریعے سے ہر ایک تحریف کی اطلاع سب کو دے دی جایا کرتی۔ اور اُن میں فرقے بھی مختلف ہوتے چلے آئے ہیں ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی اطاعت کرنی ناجائز جانتا آیا ہے۔ اس لئے قرآن کے زمانہ کے بعد سے کتب مقدسہ میں تحریف ہونی بالکل ناممکن ہو گئی تھی اور اسی وجہ سے اناجیل میں تحریف نہیں ہو سکتی تھی۔ البتہ ترجموں میں اختلاف ہونا لازمی بات ہے اگر قرآن شریف کے کوئی دو ترجمے لیکر دیکھے تو ان کے الفاظ میں کبھی اتفاق نہیں پایا جائیگا۔ اسی طرح سے توریت وانجیل کے ترجموں میں اختلاف الفاظ وعبارت کا ضرور ہوا کرتا ہے۔ مگر جن نسخوں کو یہود ونصاریٰ نے قدیم اور صحیح مانا ہوا ہے ان کی عموماً ایک ہی عبارت میں بھی کہیں کہیں تفاوت پائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اُن زمانوں میں چھاپنے کا فن نہیں نکلا تھا۔ اس لئے نقل کرنے والوں سے کچھ کچھ غلطیاں ہو جاتی تھیں۔ مگر بعد کے ترجمہ کرنے والے حتی الامکان احتیاط کر لیا کرتے تھے۔ اور جو غلطی ایسی ہو بھی گئی جس کے سبب اصلی مطلب کے بیان میں فتور واقع نہیں ہوتا ہے تو وہ غلطی زیادہ توجہ کے قابل نہیں ہے۔ اور جب قرآن شریف نے اُن کی تصدیق کر دی تو اب ہم کو زیادہ خوشگانی کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہی۔

اگر کوئی شخص تعصب سے پاک ہو کر توریت انجیل کا مطالعہ کیا کرے تو قرآن شریف کی ہدایات کی اُن سے ایسی اچھی تائید اور تشریح ہوتی ہے کہ اُس کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے۔ جسکو اُس کا ذاتی تجربہ حاصل ہووے۔ صرف تحریر تقریر سے اس بات کا سمجھانا ممکن نہیں ہے۔

صادق علی

ضرورت ہے۔ سکندرہ (آگرہ) سی۔ ایم۔ ایس اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کیواسطے جو مسیحی لڑکوں کا بورڈنگ سکول بھی ہے (۱) ایک ایف۔ اے یا ایس ایل سی ٹی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۷۵ سے ۱۰۰ روپیہ تک دیجائیگی (۲) ایک ایس ایل سی یا میٹرک پاس کی ضرورت ہے تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار دی جائیگی۔ امیدوار اپنی درخواستوں کے ساتھ اپنی عمر ول کا ذکر کریں نقول سندات کے ساتھ اُنہیں پادری ایف ڈبلیو ہنٹن پرائری مصوری کے پاس روانہ فرمائیں +

المشتہر پادری ایف ڈبلیو ہنٹن پرائری۔ مصوری

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

نتیجہ امتحان انٹرنیس

ہم مسیحی پبلک کو نہایت ہی خوشی کی خبر دیتے ہیں کہ امسال یونگ کرسچن ہائی سکول نے یونیورسٹی کے امتحان انٹرنیس میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے مسیحی طلباء کی کامیابی تو بالخصوص ہی قابل تعریف ہے سات مسیحی نوجوان امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے چھ کامیاب ہوئے۔ ایک درجہ اول میں۔ چار درجہ دوم میں اور ایک درجہ سوم میں۔

تمام کلاس کا نتیجہ اگرچہ منتظمان سکول کے حسب منشا نہیں ہوا۔ لیکن اس بات کا خیال کرتے ہوئے کہ یونیورسٹی میں صرف تینتیس فیصدی طلباء امسال کامیاب ہوئے۔ یہ نتیجہ نہایت ہی اچھا۔ بالکل اٹھائیس لڑکے امتحان میں شریک ہوئے تھے اور ان میں چندرہ کامیاب ہوئے۔ یعنی ۵۴ فیصدی۔ سکول اپنے ضلع کے سکولوں میں دوسرا رہا اور تمام اے۔ پی مشن سکولوں میں اول۔

اس امر کا اظہار کرنا ضرور ہے کہ یہ نمایاں کامیابی صرف اساتذہ کی متحدہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جنکو طلباء کی بہتری اور بہبودی کا ہر دم خیال رہتا ہے اور ہمیشہ اسی کوشش میں رہتے ہیں کہ ایسے وسائل وذرائع استعمال کئے جاویں کہ طلباء کامیابی کا سہرہ دیگر سکول کو خیرباد کہیں۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر سردار خاں صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہر روز سکول کے بعد فالتو وقت اسی کام میں صرف کرتے رہے کہ طلباء کی انگریزی کی کمی کا تدارک کیا جاوے۔ اور جب کبھی ان کو باعث کسی ضروری کام کے غیر حاضر ہونا پڑتا تھا تو ان کی اہلیہ مسز سردار خاں بی۔ اے ان کے کام کو انجام دیتی رہیں۔ نیز مسٹر ایم۔ ایچ شاہ صاحب بی۔ اے ایس۔ اے۔ وی سیکنڈ ماسٹر ریاضی کے لئے فالتو وقت دیتے رہے کہ اس مضمون کی کمی کا علاج کیا جاوے۔

آخر میں ہم مسیحی والدین کو صلاح دیتے ہیں کہ

اپنے بچوں کی بہتری اور بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو اس سکول میں داخل کرائیں جہاں اساتذہ طلبا کے ساتھ نہایت ہمدردی سے پیش آتے ہیں اور اپنے آرام کو بھی ان کی بھلائی کے لئے بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔

یکے از مسیحی پبلک

الفضل اور پادری عبدالحق صاحب

ماہ مئی میں پادری عبدالحق صاحب اور پادری سلطان محمد پال صاحب قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ میں مسیحیت کی تبلیغ کے لئے تشریف لائے تھے مسلم علماً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے بعض مسائل پر بحث و مباحثہ بھی ہوا جس کی بابت اہلحدیث امرتسر نے رپورٹ شائع کی جس کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ طرفین نے نہایت سنجیدگی اور متانت سے مسائل زیر بحث پر اپنے اپنے خیالات کا دوستانہ اور برادرانہ طور سے اظہار کیا۔ ہم نے یہ بھی سنا کہ مسیحیوں اور مسلموں پر ان مکالموں اور مباحثوں کا اچھا اثر ہوا۔ لیکن الفضل نے حسب معمول عید پیچھے ٹر کی کہاوت کی اپنے کالموں میں خوب صداقت بیان فرمائی۔ پادری عبدالحق صاحب کی مباحثہ سے فراری کا الزام دیکر احمدیت کی فتح کی خوب ڈگڈگی بجائی اس پر ۳ جون کے اہلحدیث نے "مرزائی غزنوی بھاگ گیا" کے عنوان کی ذیل میں الفضل پر وہ چوٹ کی کہ کھا کر اُف تک نہیں کر سکا۔ ہمیں الفضل سے ہمدردی ہے کیونکہ اب احمدیت کی فتح اسی بات میں رہ گئی ہے کہ جب کسی جگہ پادری عبدالحق صاحب اپنا کام کر کے چل نکلیں تو ان کی روانگی کے بعد احمدیت کی فتح کے الفضل میں پھٹے ڈھول بجائے جایا کریں ہم بھی الفضل کے فاتحین کی لیاقت کی داد دیتے ہیں۔

ایک حقیقت شناس مسیحی

آسام میں آوارہ ہاتھی باشندوں کو بہت تنگ کر رہے ہیں۔

انتقال پُرملال

میرے عزیز ناظرین نور افشاں کو معلوم ہووے کہ جناب پادری پریم داس صاحب جو کہ ایک عرصے سے دہلی میرٹھ اور بلند شہر وغیرہ میں متھوڈسٹ مشن کی طرف سے خداوند کی خدمت بڑی کامیابی کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ آپ کی چاہتی و پیاری بیٹی بنام بیبی داس جنکی عمر ۱۲ سال، ہمارے خانہ پر دہلی میں اپنے عزیز باپ اور بزرگ تایا بھائی دھرم داس اور چچا منگل داس کے پاس ایک ماہ اور دس دن قیام کر کے، ۱۷ اپریل بروز سنیچر بوقت ۴ بجے شام کے اپنے عزیز باپ اور رشتہ داروں کی موجودگی میں بڑے ایمان و اطمینان کے ساتھ داغ مفارقت دے کر ہمیشہ کے لئے آسمانی باپ کی گود میں جالیٹیں۔ اور اگرچہ بے چاری بیبی داس دیرینہ بخار اور کھانسی وغیرہ کی تکالیف سے بہت ہی لاغر کمزور ہو گئی تھیں لیکن روحانی اور اعلیٰ خیالوں و باتوں میں آخری دم تک ثابت قدم رہیں۔ جس کے لئے ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔

ہم نے سنا کہ آپ نے دینی و دنیوی تعلیم میرٹھ میں پائی تھی۔ اور یہ بخار و کھانسی بریلی میں شروع ہوئی۔ اور جب وہاں علاج سے آرام نہ ہوا تو پادری صاحب دوستوں کے صلاح و مشورے سے لمونیاں لے گئے۔ پر وہاں پیاری دُلاری بیٹی کا جی نہیں لگا۔ اور شب و روز یہی دھن لگ گئی کہ پاپا جی جلدی مجھے شاہدرہ دہلی لے چلو میں وہاں ضرور چنگی ہو جاؤنگی۔ آخر مجبور ہو کے بیچارے پادری صاحب اپنے کلیجے کے ٹکڑے کو چھاتی سے لگا کر اپنے بھائی دھرم داس کے پاس شاہدرہ میں لے آئے۔ اور اپنے عزیز پاپا سے یہی گیت گاتی رہی کہ پاپا جی یہاں ماتو گندگی ہی لیکن میں اچھی ہو جاؤں تو بہیں خوشی سے آپ کو کھانا پکا کر دیا کرونگی اور نیز بلا تنخواہ آپ کے ساتھ عورتوں میں منادی کیا کرونگی۔ یہ بیٹی کی زبان سے سنکر باپ کا دل خوش و باغ باغ ہو جاتا تھا۔ لیکن افسوس سے

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

بچاری بیبی داس نے بہت جلد ہم سبھوں کو اپنے مسیحی اخلاق اور ملنسار طبیعت و نیک صفات کی وجہ سے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور ہم سے ہمیشہ دعا کرنے کے لئے تقاضا کیا اور مرنے سے ایک ہفتہ پہلے گرجا گھر میں شکرانے کا چندہ بھیجا۔ اور چار دن پیشتر بڑے ایمان اور پیار کے ساتھ عشاء ربانی میں ہمارے ساتھ شریک ہوئیں۔ اور اسکے بعد مجھے کہا کہ پادری صاحب جی میں موٹر میں سیر کرنا چاہتی ہوں۔ اسی وقت میں نے انتظام کیا اور سبزی منڈی سے مسٹر جان ڈیوڈ موٹر لیکر دوسرے دن حاضر ہو گئے تب بیبی داس نے کہا مسٹر ڈیوڈ آپ کی بڑی مہربانی ہوئی کہ آپ موٹر لائے لیکن میں آج تیار نہیں ہوں میں سنیچر کے دن بعد دوپہر چلونگی آپ ضرور تشریف لادیں۔ چنانچہ اپنے کہنے کے مطابق ۱۷ اپریل سنیچر کے دن ۴ بجے بعد دوپہر اپنے باپ اور رشتہ داروں کو چھوڑ آسمانی باپ کی گود میں چپ چاپ پاؤں پھیلا کر سو گئیں اور گذرنے کے ۵ منٹ پہلے آہستہ آہستہ یہ گیت اپنی زبان سے لیٹے لیٹے گایا یعنی

سالم مسیح کی گود میں سالم مسیح کے پاس

وغیرہ۔ ہم اس اطمینان اور ایمان کے لئے خدا باپ کا شکر کرتے ہیں اور پادری پریم داس صاحب اور رشتہ داروں سے منت کے ساتھ عرض کرتے ہیں اور تسلی دیتے ہیں کہ فی الحقیقت آپ کی پیاری بیٹی مر نہیں گئیں بلکہ آسمان میں زندہ ہیں اور سنہری دروازوں میں آپ کے ملنے کی منتظر ہے۔ آپ لوگ مہربانی کر کے دھاڑیں مار مار کر . . . . . . نہ روئیں۔ دیکھئے خداوند بھلا ہے۔ اور اس نے پسند کیا کہ تم کو اپنے ابدی آرام میں داخل کرے۔ آمین بیٹی



بیبی داس کی ہدایت کے مطابق دہلی سے بنا بنایا صندوق منگایا۔ اور ہم سب نے ساتوں رات دہلی میں پادری صاحب کے دوستوں کو اور نیز یہاں کے ممبران کو خبر دی اور جنازہ تیار کیا۔ اور ۹ بجے اتوار کی عبادت کے وقت جنازہ گرجا گھر میں پہنچایا گیا۔ اور یہاں کی ساری جماعت اور دہلی سے پادری صاحب کے بہت دوست اور جناب پادری کلیمنس صاحب اور ڈاکٹر ایس ڈیوڈ صاحب اور پادری امرداس صاحب بھی عین وقت پر تشریف لائے اور اس سنجیدہ موقع پر میری درخواست سے جناب پادری کلیمنس صاحب نے ایک پر اثر اور تسلی بخش درس دیا۔ اور بعد میں ساری جماعت جنازہ کے پیچھے بازار سے آہستہ آہستہ گذر کر قبرستان میں پہنچی اور پادری کلیمنس صاحب اور پادری امرداس صاحب نے نماز جنازہ ادا کی اور کمترین نے دعا مانگی اور بیٹی بیبی داس کو دفن کر کے چلے آئے۔ اب ہماری خداوند سے یہی عرض و منت ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عزیز دولت پادری پریم داس اور کل رشتہ داروں کو پوری تسلی بخشے اور آپ کے سارے غموں کو آپ کے واسطے خوشی کا باعث بناوے۔

آپ کا نیاز مند۔ ایمن داس مشنری۔
شاہدرہ۔ دہلی۔

شملہ ۱۳ جون۔ شملہ مال روڈ پر کل رات کی آتشزدگی کے متعلق تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ میسرز جیتامل۔ بنامل۔ عبدالعزیز و سٹینڈرڈ ٹوبیکو سٹال کی دوکانیں بالکل جلکر خاک سیاہ ہو گئی ہیں اور میرا سے اور آکن برادرس کی دوکانیں تھوڑے جلی ہیں۔ آگ کی وجہ کے متعلق تحقیقات جاری ہے۔ تمام گھر بیمہ شدہ تھے۔ دو لاکھ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔

(بندے ماترم)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھیں۔

کھنہ اور روپڑ کے منادوں کی ماہواری کانفرنس

تاریخ یکم جون سے تیسری جون تک کھنہ اور روپڑ کے منادوں کی متحدہ ماہواری کانفرنس کھنہ میں بحکم جناب پادری آر۔ بی لو صاحب فراہم ہوئی۔ ذیل کے پروگرام کے مطابق کام ہوا یعنی ہر روز صبح کو ایک گھنٹہ ابتدائی عبادت۔ اس کے بعد درس دینے والے بابو عیلی چرن مضمون۔ پولوس رسول کی زندگی کے واقعات۔ بابو بسنت لعل مضمون۔ ابراہیم۔ جناب پادری لوئن صاحب موگہ مضمون۔ روح القدس جناب پادری لو صاحب مضمون الیاہ۔ اور چند روز۔ ایک روز بائبل کی شادی بذریعہ تصویروں کے ہوئی۔ ٹیکلم جناب بزرگ پادری گوردت سنگھ صاحب مضمون خداوند مسیح اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوتا۔ پھر راقم مضمون۔ نیکودیمس اور نئی پیدائش۔ اور جناب پادری لو صاحب مضمون نرگی۔ حاضرین نے بڑی خاموشی اور غور سے کلام سنا۔ ایک شام کو جناب پادری لو صاحب نے مشن کوٹھی پر میجک لینٹرن کے ذریعے ولایتی زراعت اور مرغی کے انڈے دکھلا کر خوب سمجھایا۔ ایک شام کو عشا کی رسم پادری لوئن صاحب اور پادری گوردت سنگھ نے ادا کی۔ اتوار کی صبح کی عبادت جناب پادری لو صاحب نے دانیل کی زندگی کے متعلق کی اور شام کو دو بجے کے قریب ایک گاؤں میں گئے جناب پادری لو صاحب نے الیاہ کی تصویر پر بیان کیا اور راقم نے پانچ ہزار کو پانچ روٹی اور دو مچھلیوں سے کھلانے کے معجزہ پر خدا کی پرورش و نگہبانی پر نصیحت کی۔

ماسٹر رحمت مسیح اور مسز رحمت مسیح نے مہمان نوازی میں خوب دلچسپی لی۔ اور بورڈنگ اسکول کی طرح چائے اور کھانے کے لئے گھنٹی بجا بجا کر بلاتے رہے۔ دعا ہے کہ خدا انکو شاد اور آباد رکھے۔ اور اس تمام خدمت پر اپنی برکت نازل کرے۔ ایم۔ سی۔ نیوٹن گل۔

خبریں

ناگپور ۱۳ جون۔ ایک ہفتہ کے وقفہ کے بعد دو دستہ آگرہیوں کو جن کے نام بیج ناتھ برہمن اور گو سوامی جمبیر لودھی ہیں بلا لائسنس اسلحہ جات لیکر پھرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا انہیں آج مجسٹریٹ کے سامنے برائے تحقیقات پیش کیا جائیگا۔ ایک لڑکے نارائن نردت برہمن تکنڈ بونمال کو اس سے تلوار چھین کر چھوڑ دیا گیا۔

(بندے ماترم)

ناگپور ۱۳ جون۔ اس افواہ پر کہ دو مسلمان لڑکوں پر ۱۱ جون کی رات کو حملہ کیا گیا تھا۔ کل کچھ مسلمان لاٹھیوں سے مسلح پائے گئے۔ جہاں حملے کا واقعہ ہوا تھا۔ اور جہاں ڈاکٹر مونجے کا مکان واقع ہے حفظ ماتقدم کے طور پر پولیس کی ایک گارد تعینات کی گئی ہے۔

(رر)

امرتسر ۱۳ جون۔ گورنر پنجاب میجر ہاٹ کی معیت میں آج صبح موٹر پر امرتسر تشریف لائے اور کوتوال اور دیگر پولیس سٹیشنوں پر صورت حالات اور انتظامات کے متعلق تحقیقات کی۔ آپ اسی روز لاہور واپس آگئے۔

(رر)

رنگون ۱۳ جون۔ آج صبح تین سیاح پارسی سائیکل سوار دل میسرز پاپا سولا بھگارہ اور حکیم کو جو ہندوستان کو روانہ ہوئے پبلک کی طرف سے الوداع کہی گئی۔ اُن کا خشکی کا راستہ پیگو۔ مانڈلے اور طماسوں سے ہوگا۔ اور پھر وہ منی پور سے ڈھاکہ اور وہاں سے کلکتہ کو جائینگے۔ مسٹر اینٹ کے ٹی انگھام والا نے پبلک کی طرف سے الوداعی تقریر کی۔ جس کا پاپا سولا نے مناسب جواب دیا۔ یہاں انہیں پارسیوں کی طرف سے دعوت

دی گئی اور گورجرسماج کی طرف سے ایک سونے کا تمغہ اور ایک نقرئی تمغہ دیا گیا۔

(۲)

۱۹۱۴ء کی جنگ عمومی سے پہلے براعظم یورپ کے مختلف ممالک میں یہودیوں کی آبادی حسب ذیل تھی:-

روس	۶۰۶۴۱۵	فرانس	۱۰۰۰۰۰
آسٹریا	۹۳۲۴۱۶	بوسنیا } ہرزیگوینیا }	۸۲۱۳
جرمنی	۶۱۵۰۲۹		
اٹلی	۴۴۰۴۴	یونان	۸۳۵۰
سوئٹزرلینڈ	۱۲۲۶۴	سویڈن ناروے	۴۴۵۵۴
سربیا	۵۷۴۹	برطانیہ و آئرلینڈ	۲۵۸۵۰۰
رومانیا	۲۲۹۹۶۷	بلجیم	۱۵۰۰۰
ہالینڈ	۱۰۶۲۵	بلغاریہ	۳۷۶۵۳

کل ممالک یورپ ۹۹۸۶۴۴۷

اور دوسرے براعظموں میں یہودیوں کی آبادی

ایشیا	۴۹۹۶۷۹
افریقہ	۳۸۰۸۶۵
شمالی و جنوبی امریکہ	۲۵۴۵۵۵۹
ولایت متحدہ امریکہ	۲۳۴۹۷۵۴
آسٹریلیا	۱۹۴۱۵

اسی طرح ساری دنیا میں اس وقت یہودیوں کی مجموعی تعداد ۱۵۰۸۱۷۱۹ ہے۔ مگر غضب الٰہی نے جو ذلت و مسکنت کا حکم ان پر لگا دیا تھا اسکی بدولت آج ڈیڑھ کروڑ سے تجاوز ہونے کے باوجود ان کی کوئی قومی طاقت نہیں ہے۔

(۳)

فرانس کے موضع لل میں ایک لڑکی دو سال عمر کی ہے۔ جس کا نام ول فرڈیہ ہے اور چار زبانیں جانتی ہے۔

(۴)

سمندر سے اس قدر مچھلیاں وغیرہ خوراک کے لئے ہر سال نکال جاتی ہیں جنکی مجموعی قیمت ۴۰ کروڑ پونڈ کے قریب ہے۔

(۵)

نیو جرسی میں ایک نیا جیل بنایا گیا ہے۔ جسکی دیواریں کافوری رنگ کی ہیں۔ اور نیلے رنگ کے ماٹلز۔ برنجی اور سنہری رنگ کے برقی لالٹینوں کے ستون نہایت خوبصورت دروازے سے چھکے کھولنے میں زور آور آسانی نہیں ہوتی۔ ہر ایک کوٹھڑی کے اندر ایک غسلخانہ ہے۔ اور غسلخانہ میں فوارہ بھی لگا ہوا ہے۔ جس سے نہاتے وقت جسم پر پانی پڑتا ہے۔

(۶)

انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ٹرکی کی جمہوریت کے صدر کمال پاشا انطاکیہ کی ایک ۱۷ سالہ لڑکی سے شادی کرینگے۔

(۷)

بخارسٹ ۹۔جون شاہ رومانیہ سخت بیمار ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ آپ چند دن کے مہمان ہیں

(۸)

کلکتہ ۹ جون۔ فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے سلسلہ میں ۱۲ ماہ میں ۸۰ اخبارات پر مقدمات چلائے گئے ہیں۔

(۹)

لندن ۹ جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شہزادہ ہنری ہندوستان آنیوالا ہے۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ آپکی رجمنٹ ہندوستان آجائیگی۔

(۱۰)

مسٹر دیسائی تازہ دینگ انڈیا میں لکھتے ہیں کہ مسٹر دوراسوامی آئینگر ممبر اسمبلی روزانہ چرخہ کاتتے ہیں۔ آپ سندی ہلز پر مہاتما جی سے ملنے کے لئے آئے تھے۔

(۱۱)

پانی پت کے مسلمانوں نے مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کوئی قربانی نہیں کی

(۱۲)

ناگپور ۱۳ جون۔ دوستیہ آگرہی بھیا تھڈ نرائن اور سوامی بکرمی رام کے خلاف مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا جس میں ہر دو ملزمان کو مجرم قرار دیتے ہوئے دس دس روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ۱۵ دن قید سخت کی سزا بھگتنی ہوگی یہ پہلا موقعہ ہے کہ قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔ ستیہ آگرہیوں نے جرمانہ پر قید کو ترجیح دی۔

اُردو ٹریکٹ

فی عدد ۲ پیسہ

ردِ تحریف۔ منکروں اور محمدیوں کے اس دعوے کی کہ بائبل بدل گئی ہے مختصر تردید صہ ۲۴

دھرم تلا یا میزان الدین ہندوؤں میں تقسیم کرنے کے لئے یہ ٹریکٹ سب سے زیادہ مفید ثابت ہوا ہے اب بارھویں بار شائع کرنا پڑا ہے۔ صہ ۴۸

مسیح کا خط محمدی کے نام۔ یہ اثمار شیریں نامی مشہور کتاب کا ایک حصہ جس میں ایک مسلمان کو دین عیسوی کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ صفحہ ۲۰۔

مسیحی تصور دربارۂ تجسم۔ ذات باری کے انسانی شکل میں ظاہر ہونے کی تصدیق صہ ۱۲

ضمیمہ تصحیف التحریف۔ احمدی عالموں کی تحریروں سے اس بات کا ثبوت کہ موجودہ بائبل اصلی ہے۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ صہ ۱۶

منتخبات بائبل۔ ۲۰۰ بابوں میں بائبل کی آیات کا مضمون وار انتخاب۔ مجلد صہ ۲

پالنا۔ جوان ماؤں کے لئے فائدہ بخش اور کارآمد ہدایتیں۔ صہ ۲

نصیحتِ روحانی۔ از ڈبلیو۔ ایف جانسن صاحب صہ ۱۶

ویدوں کی دیوتا پرستی۔ ویدوں میں بہت سے دیوتاؤں کی پوجا کی تعلیم ہے صہ ۲۴

خاندانی دعائیں۔ خاندان میں دعا کرنے کا مختصر رسالہ صفحہ ۸۸

خطِ سیالکوٹ ۱۸۹۲ء پنجاب کے محمدی نو مریدوں کے ناموں کی فہرست اور ان کے حالات صہ ۲۴

ربقہ۔ بائبل کی یہ کہانی بالخصوص مستورات کے لئے بہت مفید ہے۔ صہ ۲

المشتہر۔ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

ایک مٹی کے ڈلے کی سرگذشت

(زخامۂ مسکر جوانزن کیمو اسطے)

ہم مسز عباد اللہ کو یقین دلا سکتے ہیں کہ آپ کی معلومات کے اظہار و بیان کا طریق مسیحی نوجوانوں کے لئے از حد مفید ہے۔ امید ہے کہ آپ ایسی سرگذشت پر قناعت نہیں کرینگے۔ ایڈیٹر

سائر خیال جو جنگل کے ایک گوشے میں جا نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک دریا صاف شفاف پانی کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ جس کے دونوں طرف سبز کھیت لہلہا رہے ہیں۔ کہیں کہیں بلند اشجار سبز وردی پہنے گویا جنگل کا پہرہ دے رہے ہیں۔ درختوں کی شاخوں پر پرندے لحن داؤدی کے ساتھ پروردگار کے بھجن گا رہے ہیں گویا کل سامان زبانِ حال سے اُس صانع تعالےٰ کی کاریگری کا بیان کر رہا ہے۔

دریا کے کنارے ایک طرف کو چکنی مٹی کا ایک ڈلا بھی پڑا ہوا تھا۔ کچھ زمانے سے ایک ہی جگہ ڈھیر ہوا ہوا تھا۔ یہ اپنی حالت پر بہت شاکی تھا۔ یہ کہتا تھا کہ خدا نے مجھے بیکار پیدا کیا۔ اس دریا کو دیکھو اپنے صاف پانی سے کھیتوں کو سینچتا ہے۔ تشنہ لبوں کی پیاس بجھاتا۔ ہزاروں مچھلیوں اور کیڑے مکوڑوں کو رہائش و آرام دیتا ہے۔ درختوں کی طرف دیکھو۔ پرندوں کو میٹھے میٹھے پھل کھلاتے ہیں۔ انسان اور حیوان کے بیٹھنے اُٹھنے کو ٹھنڈا سایہ مہیا کرتے ہیں کھیتوں کو دیکھو جانداروں کو اناج کھلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ میدان بھی اپنی ہری ہری گھاس سے گائے بیل بھیڑ بکری کی خاطر تواضع کرتے ہیں۔ یہ سب تو اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔ لیکن خدا نے مجھے تو بالکل بیکار ولاچار پیدا کیا۔ مٹی کا ڈلا یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک تیز پارۂ آہن اس زور سے آ کر لگا کہ اس کے پاؤں کے نیچے کی زمین نکل گئی۔ اس پارۂ آہن نے اُسکو ایسے زور کے ساتھ رسّی کے بنے ہوئے ایک تھیلے میں دے مارا جو ایک جانور پر لدا ہوا تھا کہ ڈلے کے سامنے ایک قیامت کا نظارہ بندھ گیا۔ یہاں تو برسوں سے ایک انچ بھی جنبش نہ کی تھی۔ اور کہاں اس زور سے نقل مکانی ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد جانور جس پر ڈلا سوار تھا بھاگنے لگا اور وہ اس زور سے بھاگا کہ ڈلے کی ہلنے جلنے سے ہڈی پسلی ایک ہو گئی۔ بہتیرا چیخا چنگھاڑا لیکن ایک پیش نہ چلی۔ ڈلے نے کہا کہ آج بڑی مشکل میں پھنسے۔ جانور منزلِ مقصود کو پہنچا۔ ایک شخص نے جانور کی پیٹھ پر سے تھیلے کو بڑے زور کے ساتھ زمین پر دے مارا اور ڈلے کے سر میں بڑی چوٹ آئی بعد ازاں تھیلے سے نکالا گیا اور وہ کئی دن تک باہر دھوپ میں پڑا سوکھا کیا۔ ڈلے نے سمجھا کہ شاید اب کم از کم پہلی سی آفت کا سامنا کرنا نہ پڑیگا۔ لیکن ایک روز ایک عورت آئی جس کے ہاتھ میں ایک بہت تیز اوزار تھا۔ یہ عورت مرد سے بھی زیادہ ظالم نکلی۔ اُس نے یہ تیز اوزار ڈلے صاحب کے ایسا رسید کرنا شروع کیا کہ اُس کا عین اچور بن گیا اور جب تک خوب مرمت نہ بن گئی پیچھا نہ چھوڑا۔ ڈلے نے کہا کہ اوہو یہ تو بہت بری ہو رہی ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ دریا میں ہی ڈوب رہتے اور وہیں گھل گھلا کر رہ جاتے۔ لیکن صاحب ابھی کیا۔ آگے چلئے۔ جب عورت سے پیچھا چھوٹا تو ایک صاحب پانی لائے اور ڈلے کی مٹی کو پانی سے تر کر کے وہ حجامت بنائی کہ ملیا میٹ کر دیا۔ ڈلے صاحب بہت روئے دھوئے۔ لیکن بھلا کون سنتا تھا۔ آخر کار ڈلے کا ایک مٹی کا لوندا بنایا گیا اور اس نے خیال کیا کہ اب رہائی ہوئی۔ لیکن صاحب اُسی شخص نے جس نے حجامت بنائی تھی ڈلے کو جو اب بظاہر ایک لوندا بن گیا تھا ایک پہیے پر دے مارا اور اُس پہیے میں ایک ڈنڈا ڈال کر اس زور سے گھمایا کہ میاں ڈلے کے لئے مشرق مغرب۔ شمال جنوب سب برابر ہو گئے۔ بعد ازاں جب حضرت ڈلے اس پہیے پر گھوم رہے تھے تو اس شخص نے اپنی سخت انگلیاں بڑی بیدردی کے ساتھ چبا کر اسکو اندر سے کھوکھلا کر دیا۔ اور جب تک اس کا ایک برتن نہ بن گیا اُسکو پہیے سے نہ اُتارا۔ جب بالکل تمام نیچے اُتارا تو ڈلے کی جان میں جان آئی۔ اُس شخص نے اُس کے پیندے میں ایک چھید کر کے اُس کو میدان میں رکھ دیا۔ ڈلے نے کہا کہ یقیناً اب تو چھٹکارا ہوا۔ لیکن ابھی بھی صاحب کہاں۔ ایک رات ایک شخص نے اُس بے چارے کو لیکر ایسی گرم بھٹی میں ڈال دیا کہ جہنم کا نظارہ بندھ گیا۔ تمام رات وہ وہاں جلتا رہا۔ کہیں صبح کو جب بھٹی ٹھنڈی ہو گئی تو باہر نکالا گیا۔ ڈلے نے کہا کہ ضرور۔ بالضرور اب تو مصیبتوں کا قفل شکستہ ہو گیا۔ لیکن ایک اور نئی واردات گذری۔ ڈلے برتن نے خیال کیا تھا کہ اب مزے سے گذریگی۔ لیکن وہاں لینے کے دینے پڑ گئے ایک شخص آیا اُس نے اس کو مول لیلیا اور گھر لیجا کر اُس میں ایسی خاک بلا بھری کہ حضرت ڈلے کی ناک سڑ گئی۔ یہ ایک نئی آفت تھی۔ آخر کار پتہ چلانے پر معلوم ہوا کہ ایک پودا لگایا گیا ہے۔ جسکو انگریزی زبان میں ایسٹر للی کہتے ہیں۔

اب ڈلے برتن کی آنکھیں کھلیں۔ اب ہوش آئی اور اُس نے معلوم کیا۔۔ کہ خدا نے اُسکو نکما نہیں بنایا تھا۔ اب تو اُس کی بڑی آؤ بھگت ہونے لگی۔ اُس کو باغ کے سب سے اچھے کونے میں جگہ دی گئی۔ موافق میں دھوپ و پانی دیا گیا۔ مٹی کی بدبو دور ہو گئی۔ اور پھول کی خوشبو نے اُسکی جگہ لی۔ سچ ہے طوفان کے بعد سکون ہوتا ہے اور اندھیری رات کے بعد صبح کی خوبصورت روشنی نمودار ہوتی ہے۔ ایک اتوار کو کچھ شخص آئے اور اس ڈلے کو جو ایک خوبصورت گملا بن گیا تھا ایک بڑے گرجا گھر میں لے گئے۔ بڑی شان کے ساتھ گملے کے چاروں طرف ایک نفیس کاغذ لپیٹا گیا۔ اور گملے کو پلپٹ کے نیچے گرجا گھر کے عین درمیان میں رکھا گیا۔ جو شخص بھی ایسٹر سنڈے

کی عبادت کے لئے آیا اُس کی نظر سب سے پہلے اُس گملے پر ہی پڑی۔ جس میں سفید للی کا پودا لگا ہوا تھا۔ جھٹ آپ نے بڑی تعریف کی اور کہا کہ اس گملے سے گرجا کی بڑی شان بڑھ گئی ہے۔ اگرچہ گملا تو بذاتِ خود کچھ نہ تھا لیکن اُس ایسٹر للی نے اُس گملے کو کچھ سے کچھ بنا دیا!

کاشکہ ہر ایک جوان اپنی زندگی کو خدا کے حوالے کر دے تاکہ وہ اُسکو اپنی کلیسیا میں بمنزل اس گملے کے استعمال کرے۔ تاکہ اُس کی زندگی میں جب مسیح کی پاکیزہ زندگی کا پودا لگ جائے تو اُس کی خوشبو اور خوبصورتی سے تمام کلیسیا اور مسیحی جماعت کو فائدہ پہنچے۔

جوانوں کا دوست۔ اے۔ عبد اللہ

سیالکوٹ کنونشن

امسال سیالکوٹ کنونشن ۲۰ ستمبر ۸ بجے شام سے ۲۶ ستمبر ۱۹۲۶ء ۸ بجے شام تک ہوگی۔

مضمون۔ خداوند یسوع مسیح کی صلیب اور ہماری فرمانبرداری۔

مطالعہ بائبل کے لئے فلپیوں کا خط چنا گیا ہے۔

عبادتیں صبح و شام کی عبادت اُردو میں۔ دوپہر ڈیڑھ بجے کی عبادت پنجابی میں ہوا کریگی۔ اور الگ الگ نوجوان لڑکیوں لڑکوں اور بچوں کے واسطے بھی میٹنگوں کا انتظام ہوگا۔ نیز بعد از دوپہر چار بجے انگریزی میٹنگ بھی ہوتی رہیگی۔

اس سال کنونشن کی خاص غرض روحانی زندگی کی گہرائی ہے۔ سو وہ سب کے سب جو اس کی جستجو میں ہیں بڑی خوشی و خرمی سے اس دعوت کو قبول کر کے ۲۰ سے ۲۶ ستمبر تک سیالکوٹ میں دوسروں کے ساتھ ملکر شریک ہوویں۔

نوٹ۔ اور کوئی خاص بات دریافت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

اسسٹنٹ سکرٹری پادری ای گبس امریکن مشن منٹگمری

اشتہار

ایک عورت مساۃ جیندو زوجہ فضل ساکن رینین آباد چک ۱۴۳ / ۹-ایل ضلع منٹگمری کی ہے جو کہ عرصہ دس ماہ سے اپنے خاوند کو چھوڑ کر کہیں بھاگ گئی ہے۔ اُس کی تلاش ہر چند کی گئی لیکن مطلقاً کوئی پتہ نہیں ملا۔ اگر کسی صاحب کو اُسکی موجودہ رہایش کا علم ہووے تو اس کی خبر مہربانی کر کے اشتہار دہندہ کو دیویں۔ اطلاع دینے والے اصحاب کو پانچ روپے انعام دیا جائیگا حلیہ حسب ذیل ہے۔

رنگ گندم نما۔ قد درمیانہ۔ ہر دو گال پر ایک ایک تتولہ اور ٹھوڑی کے نیچے بھی ایک تتولے کا نشان ہے اور عمر ۲۰ سالہ ہے۔

خادم۔ قادر بخش پاسٹر

کلیسیا رینین آباد چک ۱۴۳ / ۹-ایل ضلع منٹگمری

مسیحی کاشتکاران پنجاب کو خوشخبری

امسال فصل گندم تھوڑی و ناقص ہے سو جلد گھر آجائیگی۔ کاشتکاران کو مئی۔ جون۔ جولائی میں کام کم ہوگا۔ جن کے پاس دو آدمی و ۲ جوڑی بیل ہوں وہ ایک جوڑی اپنے کام کے لئے رکھ لیں اور دو جوڑی مئی۔ جون۔ جولائی کے لئے مرالیوالہ متصل گوجرانوالہ میں کاشت منجی کے لئے ہمارے پاس بھیج دیں تو ۳ ماہ میں فی ہل بیس کیلے منجی کاشت ہوگی۔ یہاں پر پیداوار فی کیلہ ۸ مانی تک ہے۔ قیمت فی مانی عہ روپیہ اور حصہ مزارعہ ½ پس پیداوار فی ہل کیلے ۲۰ - حصہ ½ × مانی ۸ × روپے ۵۳ - روپے ۲۶۶۶ ہو سکتی ہے۔

المشتہر

جے۔ ڈانیل۔ گجرات۔

نور افشاں کے لئے خریدار دیجئے۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ یونگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کردی ہیں۔ اور چار خواتین اس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات ۸/ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور ٹیلرنگ اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار رہتا ہے۔ علاوہ ازیں جرکشا [illegible] سے [illegible] تک گز و تول [illegible] سے [illegible] تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یا تر۔ پُرانا ہو یا نیا۔ شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲/

(۲) ہر قسم کی کمزوری کے دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ قیمت فی شیشی ۱۲/

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ یہ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر ڈاکٹر ای۔ این اوپدھیایہ خوجہ ضلع [illegible]

پادری ایچ۔ ای واکل صاحب مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔